ہفتہ وار رسالہ: 303
WEEKLY BOOKLET: 303

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کی ایک قسط بنام

نمازِ فجر کے فضائل

پانچوں نمازوں میں فضیلت کی ترتیب 01
نمازِ فجر کی پابندی کون کرسکتا ہے؟ 04
نیند میں کمی لانے کے طریقے 09
جمعہ کی فجر باجماعت کی خصوصی فضیلت 13

صفحات 17

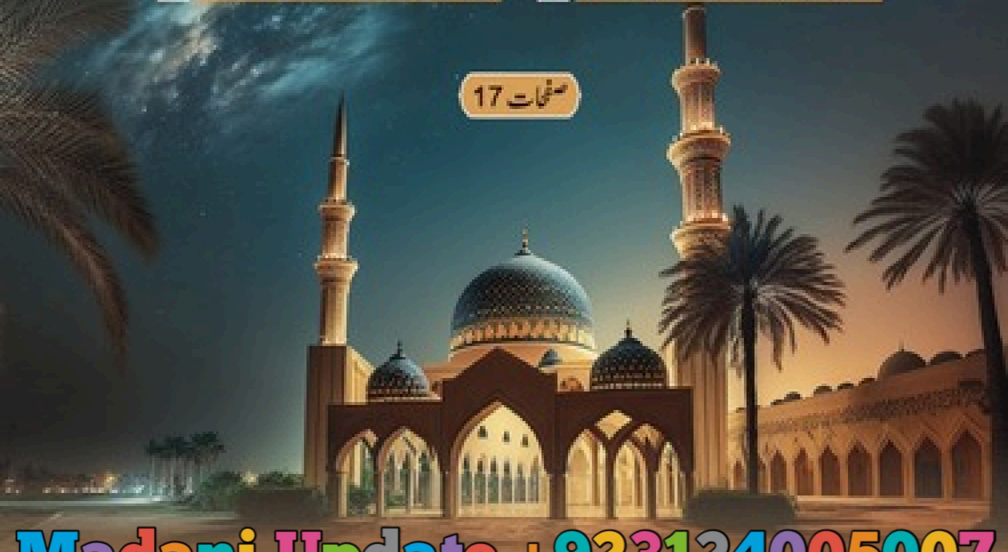

Madani Update +923124005007

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون کتاب ”فیضانِ نماز“ صفحہ 85 تا 99 سے لیا گیا ہے۔

نمازِ فجر کے فضائل

دُعائے عطار: یارَبَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”نمازِ فجر کے فضائل“ پڑھ یا سُن لے، اُسے ہمیشہ فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اسے بے حساب بخش دے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: میں نے گزشتہ رات عجیب واقعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا جو پُلِ صراط پر کبھی گھسٹ کر اور کبھی گھٹنوں کے بَل چل رہا تھا، اتنے میں وہ دُرُود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُلِ صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پلِ صراط پار کر لیا۔ (معجم کبیر، 282/25، حدیث:39)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پانچ نمازوں میں فضیلت کی ترتیب

علامہ عبدُ الرَّءوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پانچوں نمازوں میں سب سے افضل نمازِ عصر ہے پھر نمازِ فجر پھر عشا پھر مغرب پھر ظہر۔ اور پانچوں نماز کی جماعتوں میں افضل جماعت نمازِ جُمعہ کی جماعت ہے پھر فجر کی پھر عشا کی۔ جمعہ کی جماعت اس لیے افضل ہے کہ اس میں کچھ ایسی خُصُوصِیّات ہیں جو اسے دیگر نمازوں سے ممتاز کرتی ہیں جبکہ فجر و

عشا کی جماعت اس لیے فضیلت والی ہیں کہ ان میں مَشَقَّت (یعنی محنت) زیادہ ہے۔

(فیض القدیر، 2/53)

نماز کی پابندی جنّت میں لے جائے گی

اللہ کریم کے آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری اُمت پر (دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے یہ عہد کیا ہے کہ جو اِن نمازوں کی اُن کے وقت کے ساتھ پابندی کرے گا میں اس کو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو پابندی نہیں کرے گا تو اس کے لیے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔

(ابوداود، 1/188، حدیث:430)

فجر کی نماز کے فضائل

امام فَقِیہ ابو اللَّیْث سَمَرقَندی رحمۃُ اللہِ علیہ نے (تابعی بزرگ) حضرت کعبُ الْاَحبار رضی اللہُ عنہ سے نقل کیا کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے ”توریت“ کے کسی مقام میں پڑھا (اللہ پاک فرماتا ہے:) اے موسیٰ! فجر کی دو رَکعتیں احمد اور اس کی اُمت ادا کرے گی، جو انہیں پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گناہ اُس کے بخش دوں گا اور وہ میرے ذمے میں ہو گا۔ اے موسیٰ! ظہر کی چار رَکعتیں احمد اور اس کی اُمت پڑھے گی انہیں پہلی رَکعت کے عِوَض (یعنی بدلے) بخش دوں گا اور دوسری کے بدلے ان (کی نیکیوں) کا پَلہ بھاری کر دوں گا اور تیسری کے لیے فِرِشتے مؤکل (مُ۔اَک۔کَل یعنی مُقرّر) کروں گا کہ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کریں گے اور ان کیلئے دعائے مغفِرت کرتے رہیں گے اور چوتھی کے بدلے اُن کیلئے آسمان کے دروازے کُشادہ کر (یعنی کھول) دوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں اُن پر مُشتاقانہ (یعنی شوق بھری) نظر ڈالیں گی۔ اے موسیٰ! عصر کی چار رَکعتیں احمد اور ان کی اُمّت ادا

کرے گی تو ہَفْت (یعنی ساتوں) آسمان و زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا، سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے اور ملائکہ (یعنی فرشتے) جس کی مغفرت چاہیں میں اُسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ! مغرب کی تین رَکعت ہیں، انہیں احمد اور اس کی اُمت پڑھے گی (تو) آسمان کے سارے دروازے ان کے لیے کھول دوں گا، جس حاجت کا سُوال کریں گے اُسے پورا ہی کر دوں گا۔ اے موسیٰ! شَفَقْ ڈوب جانے کے وَقت(1) (یعنی عشا) کی چار رَکعتیں ہیں، پڑھیں گے انہیں احمد اور ان کی اُمت، وہ دُنیا و مافِیْہا (یعنی دنیا اور اس کی ہر چیز) سے اُن کے لیے بہتر ہیں، وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ! وُضو کریں گے احمد اور اس کی اُمت جیسا کہ میرا حکم ہے، میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرے کے عوض (عِ۔ وَض۔ یعنی بدلے) کہ پانی سے ٹپکے، ایک جنت جس کا عَرض (یعنی پھیلاؤ) آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہو گا۔ اے موسیٰ! ایک مہینے کے ہر سال روزے رکھیں گے احمد اور اس کی اُمت اور وہ ماہِ رَمضان ہے، میں عطا فرماؤں گا اس کے ہر دن کے روزے کے عوض (یعنی بدلے) جنت میں ایک شہر اور عطا کروں گا اس میں نفل کے بدلے فرض کا ثواب اور اس میں لیلۃُ القدر کروں گا، جو اس مہینے میں شرمساری و صِدق (یعنی شرمندگی و سچائی) سے ایک بار اِسْتِغْفار (یعنی توبہ) کرے گا اگر اسی شب یا اسی مہینے بھر میں مر گیا اسے تیس شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا۔ (حاشیۂ فتاوی رضویہ، 5/52-54)

پڑھتے رہو نماز کہ جنّت میں جاؤ گے
ہو گا وہ تم پہ فضل کہ دیکھے ہی جاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

① ... امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہِ علیہ کے نزدیک شَفَقْ اُس سفیدی کا نام ہے جو مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد صبحِ صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

فجر کی نماز کے فضائل

فجر کی نماز پڑھنے والا اللہ کے ذِمّے

صحابی اِبْنِ صحابی حضرت عبدُ اللہ اِبْنِ عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے، سردارِ مکۂ مکرمہ، سرکارِ مدینۂ منورہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ پاک کے ذِمّے میں ہے۔ (معجم کبیر، 240/12، حدیث: 13210) ایک دوسری روایت میں ہے: ”تم اللہ پاک کا ذمّہ نہ توڑو جو اللہ پاک کا ذِمّہ توڑے گا اللہ پاک اُسے اَوندھا (یعنی اُلٹا) کرکے دوزخ میں ڈال دے گا۔“ (مسند امام احمد بن حنبل، 445/2، حدیث: 5905)

نمازِ فجر کی پابندی کون کرسکتا ہے؟

حضرت علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ”جو فجر کی نماز اِخلاص کے ساتھ پڑھے وہ اللہ پاک کی اَمان (یعنی حفاظت) میں ہے اور خاص صبح (یعنی فجر) کی نماز کا ذِکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس نماز میں مَشَقَّت (یعنی محنت) ہے اور اس پر پابندی صرف وُہی شخص کرسکتا ہے جس کا ایمان خالص ہو، اِسی لیے وہ اَمان (یعنی پناہ) کا مستحق ہوتا ہے۔“ دوسری جگہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کا ذِمَّہ توڑنے کی سخت وعید (یعنی سزا کی دھمکی) اور فجر کی نماز پڑھنے والے شخص کو اِیذا (یعنی تکلیف) پہنچانے سے ڈرنے کا بیان ہے۔

(فیض القدیر، 231/6، 214)

شیطان کا جھنڈا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، میرے آقا، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو صبح کی نماز کو گیا اِیمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا

اور جو صبح بازار کو گیا اِبلیس (یعنی شیطان) کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔“

(ابن ماجہ، 3/ 53، حدیث: 2234)

رَحمانی اور شیطانی گُروہ

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی انسانوں کے دو ٹولے (2Groups) ہی ہیں: ﴿1﴾ حزبُ اللہ (یعنی اللہ کا گروہ) اور ﴿2﴾ حِزبُ الشَّیْطٰن (یعنی شیطان کا گروہ)۔ ان کی شناخت (یعنی پہچان) یہ ہے کہ رحمانی ٹولے والے دن کی ابتدا نماز اور اللہ پاک کے ذِکْر سے کرتے ہیں اور شیطانی ٹولے والے بازار و دنیاوی کاروبار سے۔ خیال رہے کہ دُنیوی کاروبار منع نہیں مگر سویرے اُٹھتے ہی نہ خدا کا نام نہ اس کی عبادت بلکہ اُن (یعنی دُنیوی کاموں) میں لگ جانا یہ شیطانی کام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/ 399)

شیطان کا تین گِرہیں لگانا

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اُس کی گُدّی (یعنی گردن کے پچھلے حصّے) میں تین گرہیں (یعنی تین گانٹھیں) لگا دیتا ہے، ہر گِرہ (یعنی گانٹھ) پر یہ بات دل میں بٹھاتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو جا، پس اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گِرہ (گِ۔رَہ۔ یعنی گانٹھ) کُھل جاتی ہے، اگر وُضو کرے تو دوسری گِرہ کُھل جاتی ہے اور نماز پڑھے تو تیسری گِرہ بھی کُھل جاتی ہے، پھر وہ خوش خوش اور ترو تازہ ہو کر صبح کرتا ہے، ورنہ غمگین دل اور سُستی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ (بخاری، 1/ 387، حدیث: 1142)

صبح کے وقت مزے کی نیند کا سبب

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں:

شیطان انسان کے بالوں میں یا دھاگے میں صبح کے وقت غفلت کی تین گِرہیں لگا دیتا ہے، اسی لیے صبح کے وقت بڑے مزے کی نیند آتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان تین گِرہوں (یعنی گانٹھوں) کے کھولنے کے لیے تین عمل ارشاد فرمائے۔ (جو بیان کردہ حدیثِ پاک میں موجود ہیں) (مراٰۃ المناجیح، 2/253)

وقت شروع ہوتے ہی سنّتِ فجر پڑھ لینا بہتر ہے

”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 352 پر ہے: (فجر کے) اوّل وقت سنّتیں پڑھنا اَوْلیٰ (یعنی بہتر) ہے۔

پریشان حال ہو کر صُبح کرنے والا کون؟

حضرت علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے حصّے: (پھر وہ خوش خوش اور تر و تاز ہو کر صُبح کرتا ہے) کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ وہ شیطان کی قید اور غفلت کی چادر سے چُھٹکارا پاکر اللہ پاک کی خوشی پانے میں کامیاب ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کے اُلٹ جو شخص رات میں اُٹھ کر نہ ذِکْرُ اللہ کرتا ہے اور نہ وُضو کر کے نَماز پڑھتا ہے بلکہ شیطان کی فرماں برداری کرتے ہوئے سویا رہتا ہے حتّٰی کہ اس کی فجر کی نماز تک نکل جاتی ہے، تو وہ غمگین دل اور بہت ساری فکروں کے ساتھ اور اپنے کام پورے کرنے کے تعلّق سے حیران و پریشان ہو کر صُبح کرتا ہے اور جو کام بھی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اُس میں ناکامیاب رہتا ہے کیونکہ وہ اللہ پاک کی نزدیکی سے دور ہو کر شیطان کے دھوکے کے جال میں پھنس چکا ہوتا ہے۔
(مرقاۃ المفاتیح، 3/296، 295)

یاالٰہی! فجر میں اُٹھنے کا ہم کو شوق دے
سب نمازیں ہم جماعت سے پڑھیں وہ ذوق دے

شیطان نے کان میں پیشاب کر دیا ہے

حضرت عبدُ اللہ بن مَسعود رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ایک شخص کے متعلّق ذِکْر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا رہا اور نماز کے لیے نہ اُٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔“

(بخاری، 1/388، حدیث:1144)

فجر کے لئے نہ جاگنا بڑی نحوست ہے

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے حصّے: (نماز کے لیے نہ اُٹھا) کے تحت فرماتے ہیں: (یعنی) نمازِ تَہَجُّد کے لیے یا نمازِ فجر کے لیے (نہ اُٹھا)، پہلے (یعنی تہجد میں نہ اُٹھنے والے) معنٰی زیادہ مناسب ہیں کیونکہ صحابۂ کرام (علیہمُ الرِّضوَان) فجر ہرگز قَضا نہ کرتے تھے اور ممکن ہے (یہ) کسی منافِق کا واقِعہ ہو جو فجر میں نہ آتا تھا۔ معلوم ہوا کہ نمازِ فجر میں نہ جاگنا بڑی نحوست ہے، نیز کوتاہی کرنے والوں کی شکایت اِصلاح کی غرض سے کرنا جائز ہے، غیبت نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/254)

شیطان واقعی پیشاب کرتا ہے

حضرت علامہ محمد بن احمد انصاری قُرطُبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کھاتا، پیتا اور نکاح کرتا ہے تو اگر وہ پیشاب بھی کرلے تو اس میں کیا رُکاوٹ ہے!

(عمدۃ القاری، 5/483)

شیطان کو بھگائے گی اے بھائیو! نماز
فِردوس میں بسائے گی اے بھائیو! نماز

شیطان کا سُرمہ وغیرہ

”قُوتُ الْقُلوب“ میں ہے: شیطان کے پاس سَعُوط (ناک میں ڈالنے والی چیز)، لَعُوق

(چاٹنے والی کوئی چیز) اور ذَرُور (آنکھ میں ڈالنے والی کوئی چیز) ہے، جب وہ بندے کی ناک میں (سَعُوط) ڈالتا ہے تو اس کے اخلاق بُرے ہو جاتے ہیں، جب (لَعُوق) چٹاتا ہے تو اُس کی زبان بُرا بولنے والی ہو جاتی ہے اور جب بندے کی آنکھ میں (ذَرُور) ڈالتا ہے تو رات بھر سویا رہتا ہے یہاں تک کہ صُبح ہو جاتی ہے۔ (قوت القلوب، 1/76۔ قوت القلوب (اردو)، 1/237)

فجر کا وقت ہو گیا اُٹھو! اے غلامانِ مصطفٰے اُٹھو!
(وسائلِ بخشش، ص666)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

تہجُّد یا فجر کے لئے اُٹھنے کا مدنی نسخہ

نمازِ تہجُّد یا فجر میں اُٹھنے کے لئے سوتے وقت پارہ 16، سُوْرَۃُ الْکَہْف کی آخری 4 آیتیں پڑھ لیجئے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاۙ ۝۱۰۷ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝۱۰۸ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝۱۰۹ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠ ۝۱۱۰

ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فِردوس کے باغ اُن کی مہمانی ہے، وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔ تم فرما دو! اگر سَمُندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضَرور سَمُندر ختم ہو جائے گا اور میرے ربّ کی باتیں ختم نہ ہوں گی، اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ تم فرماؤ! ظاہر صورتِ بَشَری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے، کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ تو جسے

اپنے رب سے ملنے کی اُمّید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اور نیّت کیجئے کہ ”مجھے اِتنے بجے اُٹھنا ہے۔“ اِن شاءَ اللہ آیاتِ مبارَکہ پڑھنے کی بَرَکت سے آنکھ کُھل جائے گی۔ اگر شروع میں آنکھ نہ بھی کُھلے تو مایوس نہ ہوں، وظیفہ جاری رکھئے۔ اِن شاءَ اللہ آہستہ آہستہ ترکیب بن جائے گی۔

جاگنے کیلئے اَلارم Set کر لیجئے

مقررہ وقت پر بیدار ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک بلکہ تین گھڑیوں پر اَلارم (Alarm) لگا کر سوئیں تا کہ کسی وجہ سے ایک بند ہو جائے تو دو گھڑیاں جگانے کیلئے موجود رہیں۔ موبائل فون میں بھی اَلارم کی سہولت ہوتی ہے۔ اگر رات دیر سے سونے کی وجہ سے نمازِ فجر کے لئے آنکھ نہیں کھلتی اور نہ کوئی جگانے والا موجود ہے تو ضروری ہے کہ جلدی سوئیں کہ فُقَہائے کرام رحمۃُ اللہِ علیھم فرماتے ہیں: ”جب یہ اَندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بِلا ضَرورتِ شرعِیَّہ اسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“ (ردالمحتار، 2/33)

نیند میں کمی لانے کے طریقے

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نمازِ ظہر کی جماعت سے قبل سونے والے کو مَدَنی پھول دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”اچھا ٹھیک دوپہر کے وقت سو، مگر نہ اتنا کہ وقتِ جماعت آجائے، تھوڑی سی دیر قَیلُولہ کافی ہے۔ اگر لمبی نیند سے خوف کرتا ہے تکیہ نہ رکھ، بچھونا نہ بچھا، کہ بے تکیہ و بے بستر سونا بھی مَسنون (یعنی سنّت) ہے۔ سوتے وقت دِل کو خیالِ جماعت سے خوب لگا ہوا رکھ کہ فکر (Tension) کی نیند غافِل نہیں ہونے دیتی، کھانا جس قدر ہوسکے صبح سویرے کھا کہ سونے کے وقت تک کھانے کے سبب اُٹھنے والی گرمی

دور ہو جائے اور لمبی نیند کا سبب نہ بنے۔ سب سے بہتر علاج کم کھانا ہے۔ سوتے وقت اللہ پاک سے توفیقِ جماعت کی دعا اور اس پر سچا تَوَکُّل (یعنی بھروسا) رکھ۔ اللہ کریم جب تیری اچھی نیت اور سچا ارادہ دیکھے گا (تو) ضرور تیری مدد فرمائے گا۔" ایک جگہ فرماتے ہیں: پیٹ بھر کر رات کی عبادت کا شوق رکھنا بانجھ (یعنی جو عورت بچہ نہیں جنتی اُس) سے بچہ مانگنا ہے، جو بہت کھائے گا (وہ) بہت پیئے گا، جو بہت پیئے گا (وہ) بہت سوئے گا، جو بہت سوئے گا (وہ) آپ ہی یہ بھلائیاں اور برکتیں کھوئے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/88، 90 ملخصاً)

اللہ، اللہ کے نبی سے فَرِیاد ہے نَفس کی بَدِی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے

(حدائقِ بخشش، ص145)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گویا ساری رات عبادت کی

حضرتِ عثمان غنی رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "جو نمازِ عشا جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اُس نے آدھی رات قیام کیا اور جو فجر جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اس نے پوری رات قِیام کیا۔"

(مسلم، ص258، حدیث: 1491)

شَرحِ حدیث

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس کے دو مطلب ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ عشا کی باجماعت نماز کا ثواب آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے اور فجر کی باجماعت نماز کا ثواب باقی آدھی رات کی عبادت کے برابر، تو جو یہ دونوں

نمازیں جماعت سے پڑھ لے اُسے ساری رات عبادت کا ثواب۔ دوسرے یہ کہ عشا کی جماعت کا ثواب آدھی رات کے برابر ہے اور فجر کی جماعت کا ثواب ساری رات عبادت کے برابر، کیونکہ یہ (یعنی فجر کی) جماعت عشا کی جماعت سے زیادہ بھاری (یعنی نفس پر بوجھ) ہے، پہلے معنیٰ زیادہ قوی (یعنی زیادہ مضبوط) ہیں۔ جماعت سے مراد تکبیرِ اُولیٰ پانا ہے جیسا کہ بعض عُلَما نے فرمایا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/396) بہارِ شریعت، جلد اوّل، صفحہ 509 پر ہے: پہلی رَکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت پا گیا۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/69)

تذکرۂ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ابھی آپ نے جو حدیثِ پاک سُنی اس کے راوِی (یعنی بیان کرنے والے) جامعُ القرآن، تیسرے خلیفہ، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی بھی کیا شان ہے! آپ کا ایک لَقَب ”ذُوالنُّورَین“ (دو نور والے) بھی ہے کیونکہ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دِی تھیں اور فرمایا: اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک کے بعد دوسری سے تمہارا نکاح کر دیتا کیونکہ میں تم سے راضی ہوں۔
(معجم کبیر، 22/436، حدیث: 1061)

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نُور کا
ہو مبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا
(حدائقِ بخشش، ص246)

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے آغازِ اسلام ہی میں قبولِ اسلام کر لیا تھا، آپ کی کُنیَت ”ابو عَمرو“ اور لَقَب جامعُ القرآن ہے، آپ کو ”صاحبُ الہِجرَتَین“ (یعنی دو ہجرتوں والے) کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینے شریف کی طرف ہجرت فرمائی۔
(کراماتِ عثمانِ غنی، ص3، 4)

عُثمانِ غنی کا اِتباعِ رسول

امیرُ المؤمنین، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ زبردست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطَفٰے کا عملی نمونہ تھے اپنی باتوں اور طور طریقوں میں اللہ پاک کے آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔ (مسند امام احمد، 1/137، حدیث:441)

دو بار جنّت خریدی

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کی شانِ والا بہت بُلند و بالا ہے، آپ نے اپنی مبارَک زندگی میں مصطَفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دو مرتبہ جنّت خریدی، ایک مرتبہ ”بیرِ رُومہ“ یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقْف کرکے اور دُوسری بار ”جیشِ عُسرَت (یعنی غزوۂ تبوک)“ کے موقع پر۔ چُنانچہ غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کی بے سر وسامانی کو دیکھتے ہوئے پہلی دفعہ ایک سو(100) اونٹ، دوسری مرتبہ دوسو(200) اونٹ اور تیسری بار تین سو(300) اونٹ دینے کا وعدہ کیا۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضورِ انور، مدینے کے تاجوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ سُن کر منبرِ مُنوَّر سے نیچے تشریف لاکر دو مرتبہ فرمایا: ”آج سے عثمان (رضی اللہُ عنہ) جو کچھ کرے اُس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔“ (ترمذی، 5/391، حدیث:3720 ملخصاً)

شَرم وحیا، تواضُع (یعنی عاجِزی)، اِتّباعِ سنّت، خوفِ خدا اور فکرِ آخرت آپ کی سیرت مبارکہ کے روشن پہلو ہیں۔ خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ یقینی جنّتی ہونے کے باوجود جب کسی

قَبْر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ کی داڑھی مبارَک تَر ہو جاتی۔ (ترمذی، 4/138، حدیث: 2315)

وفات شریف: حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے بارہ سال مَسندِ خلافت پر فائز رہ کر 18 ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَام سن 35 ہجری میں بروز جمعہ روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی طویل عمر پاکر نہایت مظلومیت کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرمایا۔ شہادت کے بعد حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے رحمتِ عالم کو خواب میں فرماتے سنا: بے شک عثمان کو جنّت میں عالی شان دولھا بنایا گیا ہے۔ (الریاض النضرۃ، 2/76) اللہ ربُّ الْعِزت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

ملی تقدیر سے مجھ کو صحابہ کی ثنا خوانی
ملا ہے فیضِ عثمانی ملا ہے فیضِ عثمانی
(وسائلِ بخشش، ص584)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

جُمعہ کی فجر باجماعت کی خُصُوصی فضیلت

حضرت ابو عُبَیدہ بن جَرّاح رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ کے دن پڑھی جانے والی فجر کی نمازِ باجماعت سے افضل کوئی نماز نہیں ہے، میرا گمان (یعنی خیال) ہے تم میں سے جو اُس میں شریک ہوگا اُس کے گناہ مُعاف کر دیے جائیں گے۔“ (معجم کبیر، 1/156، حدیث: 366)

نبی کا گمان یقین کے برابر ہوتا ہے

اے عاشقانِ رسول! اِس حدیثِ پاک میں کہا گیا ہے: ”میرا گمان (یعنی خیال) ہے۔“

اِس کی شرح یہ ہے کہ نبی کا گمان (یعنی خیال) یقین کے برابر ہوتا ہے۔ (نزہۃ القاری، 1/675) لِہٰذا مطلب یہ ہوا کہ واقعی جمعہ کی نمازِ فجر باجماعت پڑھنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ احادیثِ مبارکہ میں جہاں گناہ معاف ہو جانے کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں صغیرہ یعنی چھوٹے گناہوں کی معافی ملنا مراد ہوتا ہے کیوں کہ کبیرہ یعنی بڑے گناہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔

فجر و عشا چالیس دن باجماعت پڑھنے کی عظیم الشان فضیلت

جو خوش نصیب مسلسل چالیس دن تک فجر و عشا باجماعت ادا کرتا ہے وہ جہنّم اور مُنافقت سے آزاد کر دیا جاتا ہے جیسا کہ خادمِ نبی، حضرت اَنَس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ”جس نے چالیس دن فجر و عشا باجماعت پڑھی اُس کو اللہ پاک دو آزادیاں عطا فرمائے گا۔ ایک نَار (یعنی آگ) سے، دوسری نِفاق (یعنی مُنافقت) سے۔“ (تاریخ ابن عساکر، 52/338)

دوزخ سے آزادی

امیرُالمُؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نمازِ عشا پڑھے کہ پہلی رَکعت فوت نہ ہو، اللہ پاک اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ، 1/437، حدیث:798)

رسائل کی برکت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باجماعت ادائیگی کا ذہن مضبوط بنانے، نماز کی خاطر

میٹھی میٹھی نیند کو خاطر میں نہ لانے اور ہر حال میں رِضائے الٰہی پانے کے لئے جِدّ و جَہد فرمانے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں رہنا نہایت مُفید ہے۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کی ایک ”مدنی بہار“ سنتے ہیں: فیصل آباد کے ایک نوجوان اسلامی بھائی بہت فیشن پسند تھے جب بھی مارکیٹ میں نئے فیشن کی پینٹ شرٹ آتی یہ خرید لیا کرتے۔ دنیا کی مَستی میں ایسے گُم تھے کہ ان کا نماز پڑھنے کو جی نہیں چاہتا تھا، ان کی والدہ فجر کی نماز کے لئے جگاتیں تو ”کل سے پڑھوں گا، اس جمعہ سے نمازیں پڑھنا شروع کروں گا“ وغیرہ کہہ کر ٹال دیا کرتے۔ ان کے بڑے بھائی جو کالج میں پڑھتے تھے، وہ خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے جس کے اَثرات گھر تک بھی پہنچے۔ بڑے بھائی ایک دن سنتوں بھرے اجتماع سے واپس لَوٹے تو مکتبۃُ المدینہ کے چند رسائل لیتے آئے، جب چھوٹے بھائی نے یہ رسائل پڑھے تو ان کا دل چوٹ کھا گیا کہ اب مجھے بھی دعوتِ اسلامی والا بننا ہے۔ چنانچہ یہ بھی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے، جہاں انہوں نے بیان ”کالے بچھو“ سُنا۔ انہوں نے رو رو کر توبہ کی اور داڑھی شریف چہرے پر سجانا شروع کر دی۔ یہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُرید بھی بنے اور دعوتِ اسلامی کا دینی کام کرتے کرتے دَرْسِ نِظامی میں داخلہ بھی لیا اور ”وُکَلا مجلس“ کے صوبائی ذمّے دار بھی بنے۔

اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر گناہوں کی دے گا دوا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص648)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

فجر و عصر کے فضائل

فِرشتوں کی تبدیلیوں کے اوقات

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور فجر و عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے ہیں، پھر وہ فرشتے جنہوں نے تم میں رات گزاری ہے اوپر کی طرف چلے جاتے ہیں، اللہ پاک باخبر ہونے کے باوُجود اُن سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے اُنہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم اُن کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری، 1/ 203، حدیث: 555)

ہر بالغ کے ساتھ 62 فِرشتے

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (فجر و عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے ہیں) کے تحت فرماتے ہیں: یہاں فرشتوں سے مُراد یا تو اعمال لکھنے والے دو فِرشتے ہیں یا انسان کی حفاظت کرنے والے ساٹھ فرشتے، ہر نابالغ کے ساتھ ساٹھ (60) فرشتے رہتے ہیں اور بالغ کے ساتھ 62۔ اِسی لیے نماز کے سلام اور دیگر سلاموں میں ان کی نیت کی جاتی ہے۔ ان ملائکہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں، دن میں اور رات میں مگر فجر و عصر میں پچھلے فرشتے جانے نہیں پاتے کہ اگلے ڈیوٹی والے آجاتے ہیں تاکہ ہماری اِبتِدا و اِنتِہا (یعنی شروع کرنے اور ختم کرنے کی کیفیت) کے گواہ زیادہ ہوں۔ اس حصے (اوپر کی طرف چلے جاتے ہیں) کے تحت لکھتے ہیں: اپنے ”ہیڈ کوارٹر“ کی طرف جہاں ان کا مقام ہے۔ مفتی صاحب حدیثِ پاک کے اِس حصے: (ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب

بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے) کے تحت تحریر کرتے ہیں: اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ فرشتے نمازیوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں کہ آس پاس کی نیکیوں کا ذکر اور درمیان کے گناہوں سے خاموشی یا یہ مطلب ہے کہ اے مولا! جن بندوں کی اِبتدا و اِنْتِہا (یعنی شروعات اور خَتْم ہونے کی کیفیت) ایسی ہو اس میں ہمیشہ برکت ہی رہتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/394، 395)

فرشتوں والی حدیث کے عمدہ مَدَنی پھول

❀ نماز ایک اعلیٰ عبادت ہے کہ اس کے بارے میں سُوال جواب ہوتا ہے ❀ نمازِ فجر و عصر دیگر نمازوں کے مقابلے میں اَعْظَم (یعنی زیادہ عَظَمت والی) ہیں ❀ اس حدیثِ پاک میں ان دونوں اوقات کے شَرَف (یعنی عظمت و بزرگی) کی طرف اشارہ ہے کیونکہ فجر کی نماز کے بعد رِزق تقسیم ہوتا ہے جبکہ دن کے آخری حصّے (یعنی عصر کے وقت) میں اعمال اُٹھائے جاتے ہیں، تو جو شخص ان دونوں وقتوں میں مصروفِ عبادت ہوتا ہے اُس کے ”رِزق و عمل“ میں برکت دی جاتی ہے ❀ یہ اُمّت تمام اُمتوں سے افضل ہے اور اس اُمَّت کے افضل ہونے سے اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا تمام انبیائے کِرام علیہمُ السّلام سے افضل ہونا لازم آتا ہے۔ (عمدۃ القاری، 4/65)

DAWATEISLAMI
TEACHING QURAN AND SUNNAH
CALLING TOWARDS RIGHTOUSNESS
REFORMING THE SOCIETY
WELFARE OF HUMANITY
Join Madani Update +923124005007

اگلے ہفتے کا رسالہ

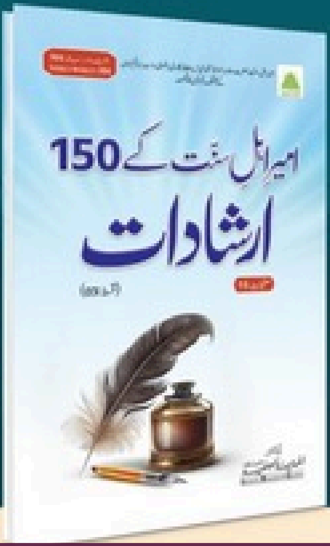

امیر اہل سنت کے 150

ارشادات

TOYO COPY
7 Thousand 11 Wire
CD-70 - CHINA - 125
03124005007